اعلیٰ حضرت مجدِدِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
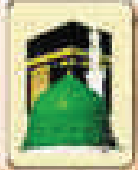
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

نفسانی اور شیطانی خواهش میں فرق

اس قسم کی خواہش یا تو نفسانی ہوا کرتی ہے یا شیطانی جس کے دو امتیاز سَہل (یعنی آسان) ہیں، ایک یہ کہ شیطانی خواہش میں بہت جلد کا تقاضا ہوتا ہے کہ ابھی کرلو

اَلْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ **عجلت** (یعنی جلدی) شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

(جامع ترمذی، کتاب البر، باب ما جاء فی التأنی والعجلة، الحدیث ۲۰۱۹، ج۳، ص۴۰۷)

اور نفس کو ایسی **جلدی** نہیں ہوتی۔ دوسری یہ کہ نفس اپنی خواہش پر جما رہتا ہے جب تک پوری نہ ہو اُسے **بدلتا** نہیں۔ اُسے واقعی اُسی شے کی خواہش ہے۔ اگر شیطانی ہے تو ایک چیز کی خواہش ہوئی، وہ نہ ملی، دوسری چیز کی ہوگئی، وہ نہ ملی تیسری کی ہوگئی اس واسطے کہ اُس کا مقصد **گمراہ** کرنا ہے خواہ کسی طور پر ہو۔

مجھے شرم آتی ھے

ایک صاحب ایک بزرگ (حضرت داؤد طائی علیہ رحمۃ اللہ الباری) کے یہاں آئے دیکھا کہ پانی پینے کا گھڑا دھوپ میں رکھا ہے۔ انہوں نے کہا: ''پانی دھوپ میں رکھا رہ گیا، گرم ہوگیا ہوگا۔'' فرمایا: ''صبح تو سایہ ہی تھا پھر دھوپ آگئی، مَیں نے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) سے **شرم** کی کہ نفس کی خاطر قدم اٹھاؤں۔'' (الرسالة القشیریة، فصل فی بیان عقائدھم فی مسائل التوحید، ص۳۵)

ٹھنڈا پانی

حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روزہ تھا۔ طاق (یعنی دیوار میں بنی ہوئی محرابی ڈاٹ) میں پانی **ٹھنڈا** ہونے کے لئے آب خورہ (یعنی پیالے) میں رکھ دیا تھا۔ عصر کے مراقبے میں تھے۔ حورانِ بہشتی (یعنی جنّتی حُوروں) نے یکے بعد دیگرے سامنے سے گزرنا شروع کیا۔ جو سامنے آتی اس سے دریافت فرماتے: ''تُو کس کے لئے ہے؟'' وہ ایک بندۂ خدا کا نام لیتی۔ ایک آئی اُس سے پوچھا۔ اُس نے کہا: ''میں اُس کے لئے ہوں جو روزے میں پانی **ٹھنڈا** ہونے کے لئے نہ رکھے۔'' فرمایا: ''اگر تُو سچ کہتی ہے تو اس کُوزے کو گرادے۔'' اُس نے گرادیا۔ اِس کی آواز سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو وہ آب خورہ **ٹوٹا** پڑا ہے۔

(ملخصاً، روض الریاحین فی حکایات الصالحین، الحکایة العاشرة، ص۵۳)